سوال

(167) سود کی رقم بطور ٹیکس حکومت کو دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرض کیجئے.بیمہ کا کاروبار حکومت کے ہاتھ میں ہے ایک شخص.بیمہ پالیسی خریدتا ہے اور میعاد معین کے بعد اصل مع سود کے وصول کرتا ہے لیکن :

(الف) سود کی کل رقم بصورت ٹیکس وچندہ خود حکومت کو دے دیتا ہے ۔

(ب) ایسے کاموں میں لگا دیتا ہے جن کا انجام دینا خود حکومت کے ذمہ ہوتا ہے مگر وہ لاپرواہی یا کسی دشواری کی وجہ سے انہیں انجام دیتی مثلا : کسی جگہ پل یا راستہ بنانا کسی تعلیمی ادارے کو امداد دینا کنواں کھدوانا یا نل لگوان وغیرہ جہاں یہ امور قانونا حکومت کے ذمہ ہوں ۔

(ج) ایسے کاموں میں صرف کرتا ہے جو قانون حکومت کے ذمہ نہیں ہوتے بلکہ عام طور پر رعایا یا ان کے بارے میں حکومت کی امداد چاہتی ہے اور حکومت بھی ان کی خواہش کو مذموم نہیں سمجھتی بلکہ بعض اوقات امداد کرتی ہے مثلا : کسی جگہ کت خانہ کھول دینا وغیرہ ۔

تو کیا مندرجہ بالا صولوں میں اس شخص کے لئے.بیمہ پالیسی کی خریداری جائز ہوگی اور اسے ربو لینے کا گنا تو نہ ہوگا ؟

نوٹ : مندرجہ بالا صولوں میں (الف ب ج) کے احکام میں اگر فرق ہے تو اسے واضح فرمایا جائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بغیر سخت مجبوری واضطراری حالت کے جس کی تفصیل نمبر : 6 میں گذر چکی ہے مسلمانوں کے لئے سرکاری.بیمہ کمپنی سے بھی.بیمہ پالیسی خریدنا ناجائز نہیں ہے اگر غیر اضطراری حالت میں.بیمہ پالیسی خریدے گا اور اصل کے ساتھ سود وصول کرے گا تو ربوی معاملہ وکاروبار میں امداد تعاون کا اور ربو لینے کا گنہگار ضروری ہوگا اگر یہ سود کی رقم .... میں بیان کردہ کاموں میں خرچ کر دے ۔

البتہ نمبر : 6 میں مبینہ اضطراری حالت میں.بیمہ پالیسی خریدی ہے تو اضطراری کیوجہ سے تعاون علی الاثم کے جرم میں مواخذہ نہ ہوگا لیکن خاص اس صورت میں سود کی رقم وصول کر کے میں یبنان کردہ جگہ میں صرف کردے یعنی : سود کی وصول کردہ رقم ان ٹیکسوں اورچندوں کی صورت میں جو غیر شرعی ہوں خود حکومت کو دے ۔ اس صورت میں انشاء اللہ سود لینے کا گناہ نہ ہوگا اس کے علاوہ (ب) اور (ج) میں مذکورہ کسی امر میں بھی سود رقم صرف نہ کرے پل راستہ بنوانے کنواں کھدوانے نل لگوانے کسی بھی تعلیمی

ادارے کودے دینے لائبریری کھولنے وغیرہ رفاہ عام کے کاموں میں صرف کرنا اس لئے ٹھیک نہیں کہ بیمہ پالیسی خرید کر سود وصول کرنے واالاخورد بھی اوردوسرے مسلمانوں بھی ان سب چیزوں سے فائدہ اٹھائیں گے اورخوداس کےلئے اوردوسرے مسلمانوں کےلئے ان چیزوں سے اجتناب واحتراز مشکل ہوگااورکسی بھی مسلمان کےلئے بغیر اضطرار شرعی کے سودرقم بالواسطہ یابلاواسطہ انتفاع درست نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 356

محدث فتویٰ